بنگلہ دیش

تبلیغِ عیسائیت کے موضوع پر سیمینار

ہزارۂ سوم (۲۰۰۱ء-۳۰۰۰ء) میں بنگلہ دیش میں تبلیغِ عیسائیت کو درپیش چیلنج کے موضوع پر جیسور میں گذشتہ سال نومبر میں ایک سیمینار منعقد ہوا۔ شرکاء نے دوسرے مذاہب کے ساتھ مکالمے اور مسیحی Incultration کے درمیان روابط پر غور و فکر کیا۔ نیز ناانصافی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے معاملات پر چرچ کے کردار پر گفتگو کی۔ اس ضمن میں ایک مشنری ایسوسی ایشن کی تشکیل کا مشورہ دیا گیا اور اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ مشن سازی ایک مسلسل عمل ہے۔ شرکاء نے دینیاتی مدارس اور چرچ کے دیگر اداروں میں امن و انصاف کی تعلیم کو شامل کیے جانے سے بھی اتفاق کیا۔
(اکیومینکل پریس سروس بحوالہ فوکس، لیسٹر۔ دسمبر ۱۹۹۲ء)

پاکستان

عالمی صورتِ حال کا جائزہ —— ایک مسیحی صحافی کے قلم سے

[پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" (لاہور) اپنے مستقل کالم "دوسرا رخ" میں عالمی اور ملکی سیاست پر اپنا نقطۂ نظر پیش کرتا ہے۔ ۱۶ تا ۲۹ فروری ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں عالمی صورتِ حال پر جناب مدیر نے حسبِ ذیل خیالات کا اظہار کیا۔]

"۱۹۹۲ء کا آغاز دنیا بھر کے لیے ایک ہنگامہ خیز اور انقلابی تبدیلیوں کا پیامبر بن کر رونما ہوا۔ امریکہ جو کہ عرصہ دراز سے دنیا بھر کا چوہدری بننے کا عزم لیے ایسا کردار ادا کر رہا تھا کہ حیاتِ اقوامِ عالم کو بازیچۂ اطفال بنا دے۔ اس مقصد کے لیے اس نے نیو ورلڈ آرڈر کے نام پر اپنی خواہشات کو عملی طور پر پورا کرنے کا جو خواب دیکھا، وہ سوویت یونین کی توڑ پھوڑ کی وجہ سے کسی حد تک پورا ہو گیا ہے۔ اب امریکہ کو پورا یقین ہو گیا ہے کہ روس کی جمہوریاؤں کی آزادی کے بعد اُن کی دولت مشترکہ قائم ہو جانے کے باوجود اس کی طاقت اور وقعت سابقہ سوویت یونین کی سی نہیں رہے گی اور نہ ہی یلسن کی وہ قوت اور حوصلہ ہو گا کہ وہ امریکہ کے جارحانہ عزائم کے خلاف جارج بُش کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے۔

جارج بُش اقوام متحدہ کی امریکہ نوازی کی بدولت اپنی کئی کامیابیوں پر خوش ہیں۔ کویت کی

حمایت میں عراق پر جنگ مسلط کرنے اور اسے پسپا کرنے کا کریڈٹ لینے کے باوجود جارج بُش امریکہ کی بگڑتی ہوئی صورتِ حال سے پریشان ہیں۔ ان کی پریشانی کی وجہ یہ بھی ہے کہ ان کی مقبولیت کا گراف دن بہ دن گر رہا ہے اور آئندہ انتخابات سے پیشتر ہی ان کے خلاف مظاہرے بھی شروع ہو چکے ہیں۔ وہ جاپان مذاکرات کے دوران دل کا دورہ پڑنے کے باوجود کچھ اقتصادی سہولتیں حاصل کر سکے لیکن یہ کوئی بہت بڑی کامیابی نہیں۔ جارج بش اپنی گرتی ہوئی مقبولیت کے پیشِ نظر لیبیا پر حملہ کے لیے ایسی ہی منصوبہ بندی کرے گا جیسی اس نے عراق کے خلاف کی تھی۔ گورباچوف نے تخفیفِ اسلحہ اور ایٹمی عدم پھیلاؤ کے لیے جو معاہدہ امریکہ سے کیا تھا، اس پر عمل درآمد کے باوجود اس کی آزاد ریاستوں کے پاس اب بھی میزائل اور ایٹمی اسلحہ بھاری مقدار میں موجود ہے جس پر یلسن کو مکمل کنٹرول حاصل نہیں ہے۔

کسی قسم کے متوقع خطرات سے بچنے کے لیے امریکہ کو نئے سرے سے کوششوں اور نئے پائیدار معاہدوں کی ضرورت ہوگی۔ سوویت یونین کا خلاپُر کرنے کے لیے چین نے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اس مقصد کے لیے اس نے انڈونیشیا، سنگاپور اور سعودی عرب کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کر لیے ہیں اور اس سال کے آخر تک جنوبی افریقہ کے ساتھ بھی تعلقات قائم کر لے گا۔ چین کی جنوبی کوریا کے ساتھ تجارت روز بروز بڑھ رہی ہے اور یورپ کے ساتھ تعلقات معمول پر آ گئے ہیں۔ چین پاکستان اور شام کو ایٹمی میزائل فروخت کرنے کے سلسلے میں امریکی دھمکیوں کو بھی خاطر میں نہیں لایا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ چین نے امریکہ کے مدّمقابل نئی عالمی طاقت بن کر ابھرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ادھر عراق کے صدر صدّام حسین ایک جنگی طاقت بننے کے لیے سرگرم عمل ہوگئے ہیں۔ اپنے اس عزم کے حق میں انہوں نے کہا۔ "ایک مضبوط ملک کو مضبوط فوج کی ضرورت ہوتی ہے۔" بغداد میں مواصلاتی مرکز کا افتتاح کر کے اس بات کا عملی مظاہرہ کیا ہے۔ غالباً امریکہ بھی اس سے بے خبر نہیں۔ شاید اس لیے اس نے تیسری دُنیا کے ممالک کی امداد سے ہاتھ کھینچ کر نئی صورتِ حال کے لیے غور و خوص اور عمل شروع کر دیا ہے۔ پاکستان چین دوستی سے بخوبی آگاہی کی وجہ سے امریکہ نے بھارت سے نیا جنگی معاہدہ کر لیا ہے اور بھارت اسرائیل سفارتی تعلقات بھی شاید امریکہ بھارت تعلقات کی ہی ایک کڑی ہیں۔ ان تعلقات کی روشنی میں پریسلر ترمیم کے ذریعے پاکستان کو امریکی امداد روک دی گئی ہے۔ یوں پاکستان بیرونی سازش کا شکار ہو کر رہ گیا ہے...."

طریق انتخاب کا مسئلہ

[عالم اسلام اور عیسائیت کے شمارہ بابت دسمبر ۱۹۹۱ء میں جوشوا فضل الدین اور بعض دوسرے رہنماؤں کے حوالے سے طریقِ انتخاب کے مسئلے پر گفتگو کی جا چکی ہے۔ طریقِ انتخاب کے مسئلے پر ذیل میں دو مسیحی رہنماؤں --- بشپ الیگزینڈر جان ملک اور لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ڈبلیو۔ ہربرٹ